کیا رفع یدین کی چار سو حدیثیں ہیں؟

مکرمی حضرت مولانا غازی پوری صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

زمزم کا مطالعہ جاری ہے، الحمد للہ اس سے کافی فائدہ ہوا، خدشات کے بادل چھٹے، شبہات کافور ہوئے، اور غیر مقلدین کی کاروائیوں سے واقفیت ہوئی۔

رفع یدین کے سلسلہ میں اب اطمینان حاصل ہے کہ حضرت امام اعظمؒ کا جو مذہب ہے وہی فی الاصل مرجح اور اقرب الی الصواب ہے۔

اس کی کیا حقیقت ہے کہ رفع یدین کی چار سو حدیثیں ہیں، براہ کرم اس پر روشنی ڈالیں۔ والسلام

محمود قاسمی دربھنگوی بمبئی

زمزم!

برادرم آپ کا خط جب ملا تو میں سفر پر تھا، فوری طور پر جو جواب ذہن میں تھا اسے کارڈ پر لکھ کر بھیج دیا گیا تھا، مگر آپ کا تقاضا تفصیلی جواب کا ہے اس کے لئے فرصت کا متلاشی تھا آج کچھ موقع ملا ہے تو یہ تحریر حاضر خدمت ہے۔ غیر مقلدین حضرات کے نزدیک کسی ایک حدیث کا دس بیس بلکہ سو پچاس بلکہ ہزار دو ہزار اور اس سے بھی زیادہ بتا دینا بچوں کا کھیل ہے، ان کو اس میں خصوصی مہارت حاصل ہے۔ غیر مقلدین کے یہاں مثلاً ایک حدیث سو کیسے بنتی ہے اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔

مولانا رئیس احمد ندوی حفظہ اللہ جامعہ سلفیہ بنارس کے محقق استاذ ہیں، بس یہ ہی

ایچ ڈی نہیں ہیں، بقیہ سب کچھ ہیں، جامعہ سلفیہ کے قابل فخر استاذ حدیث ہیں ان کا ایک رسالہ ہے ''قصہ امام قربانی کا'' کے نام کا جس میں ایک جگہ وہ ایک حدیث ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

اس متواتر المعنی حدیث نبوی کی اگر ایک سو معتبر سندیں مانی جائیں تو اصول محدثین سے لازم آتا ہے کہ ایک سو احادیث نبویہ قربانی کے چار ایام ہونے کی دلیل ہیں بلفظ دیگر ایک سو نصوص شرعیہ اس موقف پر دلالت کرتے ہیں کہ ایام قربانی چار ہیں (ص ۳۲)

آپ نے دیکھا کہ کیسے محققانہ ومحدثانہ انداز پر اور اصول محدثین کی روشنی میں غیر مقلدین کے یہاں ایک حدیث ایک سو بنتی ہے، بس آپ کا کام اتنا ہے کہ کسی حدیث کی متعدد و معتبر سندیں فرض کرتے چلے جائیں وہ حدیث ایک سے کئی سو خود بخود ہوتی چلی جائے گی۔

جن کے یہاں اس انداز سے احادیث ڈھلتی ہوں اور ایک حدیث ایک سو ہوتی ہو ان بیچاروں کا کرم ہی ہے کہ رفع یدین کے سلسلہ میں صرف چار سو احادیث بتلانے پر انہوں نے اکتفا کیا، ورنہ ان کا کوئی محقق فرصت کے وقت اطمینان سے بیٹھتا اور ہر حدیث کی سند سو سو فرض کرتا جاتا تو یہی چار سو احادیث چار ہزار ہو جاتیں۔

امام بخاریؒ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کو چھ لاکھ حدیثیں یاد تھیں امام بخاری کا رفع یدین کے سلسلہ میں ایک رسالہ ہے، مگر ان چھ لاکھ والے امام المحدثین امام بخاریؒ نے اس رسالہ میں صرف سترہ صحابہؓ کے بارے میں فرمایا

یروی عن سبعة عشر نفسا من اصحاب النبی ﷺ انهم کانوا یرفعون ایدیهم عندالرکوع وعند الرفع منه

یعنی صحابہ کرامؓ میں سے سترہ حضرات رفع یدین کرتے تھے اسی سے چار سو والی حدیث کے افسانہ کا آپ اندازہ لگالیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرامؓ میں سے (جیسا کہ عوام میں عام طور پر مشہور ہے کہ آنحضور ﷺ کے انتقال کے وقت صحابہ کرامؓ کی یہ تعداد تھی) ۲۵ صحابہ کرامؓ سے بھی صحیح سند سے کوئی غیر مقلد رفع یدین کی روایت نہیں پیش کرسکتا لیکن اگر نسخہ جامعہ سلفیہ کے انہیں محقق صاحب کا استعمال کیا جائے تو چار سو نہیں چار ہزار احادیث کا بھی دعویٰ کیا جاسکتا ہے

امام بیہقی جیسا ماہر فن جو خود بھی رفع یدین کا قائل ہے ان کو بھی آخر کار یہی کہنا پڑا کہ رفع یدین کے سلسلہ میں لائق احتجاج صرف پندرہ حدیثیں ہیں لیکن علامہ یوسف بنوریؒ فرماتے ہیں کہ مزید چھان بین کروگے تو تم کو صرف چھ حدیث ہی قابل احتجاج نظر آئیں گی۔ (معارف السنن ج ۲ ص ۴۶۷)

اور لطف یہ ہے کہ ان چھ حدیثوں میں سے بھی غیر مقلدین کے مطلب کی صرف تین حدیثیں رہیں گی اس لئے کہ ان چھ حدیثوں میں سے بعض احادیث میں سجدوں میں بھی رفع یدین کا ذکر ہے۔ جو غیر مقلدین کے مذہب کے خلاف ہے اور بعض میں تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کا ذکر نہیں۔ جب کہ غیر مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ اس موقع پر بھی رفع یدین ہے۔ غرض ہزارہا ہزار احادیث میں سے رفع یدین کے بارے میں جو احادیث منقول ہیں غیر مقلدین کے کام کی اس میں سے صرف تین احادیث ہوسکتی ہیں لیکن جب اس کی بھی تحقیق ہوگی تو وہ بھی کالعدم ہوجائیں گی اور غیر مقلدین کے پاس صرف شور شرابا باقی رہ جائے گا۔

غیر مقلدین کا مرض یہ ہے کہ وہ ہمیشہ عوام کو دھوکہ اور فریب میں رکھتے ہیں۔ صحیح بات سے آگاہ کرنا اور ان کی فطرت نہیں ہے۔ وہ لوگوں کو دینی معاملات میں اسی طرح بے

وقوف بناتے ہیں جیسا کہ جامعہ سلفیہ کا محقق غیر پی ،ایچ ،ڈی استاذ حدیث لوگوں کو بے وقوف بناتا ہے اور ایک حدیث کو سو بنا دینے کا گر سکھلاتا ہے۔

بلاشبہ امام بخاری نے رفع یدین کی حدیث ذکر کی ہے، مگر کسی چیز کا بطور حدیث منقول ہونا یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ عمل مشروع اور سنت بھی ہے۔ اور اگر کبھی وہ عمل مشروع رہا ہے تو یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ اس کی مشروعیت بعد میں بھی باقی رہی ہے ،رفع یدین کا معاملہ بھی کچھ اسی قسم کا ہے۔ اگر رفع یدین کسی موقع پر مشروع رہا بھی ہے تو اس کی مشروعیت بعد میں ختم ہوگئی تھی ، یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جن کی روایت رفع یدین کے سلسلہ کی امام بخاریؒ نے ذکر کی ہے خود امام بخاریؒ جزء رفع یدین میں ان کا عمل ان کے شاگرد مجاہد سے نقل کرتے ہیں۔

عن مجاهد قال مارأيت ابن عمرؓ لايرفع يديه في شئ من الصلوٰة الافي التكبيرة اولیٰ.

یعنی حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو تکبیر اولیٰ کے سوا نماز میں کہیں اور رفع یدین کرتے نہیں دیکھا یہ حضرت مجاہدؒ وہ ہیں جن کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ دس سال تک رہنے کا موقع ملا تھا۔

نیز حضرت امام بخاریؒ اپنے رسالہ جزء رفع یدین ہی میں امام اوزاعی کا فتویٰ نقل کرتے ہیں کہ رفع یدین کا مسئلہ شروع زمانہ اسلام کا تھا۔ ہذیل بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی سے پوچھا کہ نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ یہ شروع زمانہ کی بات تھی۔

بہرحال عرض یہ کرنا کہ چار سو صحابہؓ سے رفع یدین کا ثبوت تو محض افسانہ ہے جن

صحابہ کرامؓ سے رفع یدین والی حدیث منقول بھی ہے اس کا تعلق شروع زمانہ اسلام سے ہے ،اور یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورہ میں جہاں کے ذرہ ذرہ پر اسلام کا آفتاب طلوع تھا وہاں حضرت امام مالکؒ کے زمانہ تک اس رفع یدین کا مساجد میں اور خصوصاً مسجد نبوی میں چلن نہیں تھا ورنہ امام مالک کا مذہب رفع یدین کا ہوتا ، حالانکہ ایسا نہیں ہے ، بلکہ ان سے تو رفع یدین کا مکروہ ہونا منقول ہے اگر اب کسی غیر مقلد سے اس قسم کی بات ہو تو اس سے پوچھیں کہ بھائی رفع یدین کے بارے میں تمہارا مذہب کیا ہے وہ چار جگہ رفع یدین کرنے کو بتلائے گا۔آپ اس سے کہیں کہ تم بخاری شریف میں چار سو نہیں صرف چار حدیث چار جگہ رفع یدین والی دکھلا دو ، آپ دیکھیں گے کہ اس کے چہرہ پر ہوائی اڑنے لگے گی۔

اس صحبت میں اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں ، میری یہ مختصر تحریر بھی غیر مقلدین کو حالت سکر میں پہنچا دے گی ، پھر وہ اول فول بکیں گے ، اگر ان کے اس اول فول میں کچھ کام کی بات نظر آئی تو ان شاء اللہ دوبارہ از راہ اور تفصیل سے اس مسئلہ کو واضح کروں گا۔

میں آپ کی محبت اور کرم فرمائیوں کا شکر گزار ہوں ۔زمزم کی اعانت آپ نے جس انداز سے فرمائی ہے اس سے مجھے بڑی تقویت ملی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین بدلہ دے ۔حاجی صاحب سے میرا سلام ضرور کہہ دیں ، بمبئی آنے کا سردست کوئی پروگرام نہیں ہے۔

والسلام　　　　محمد ابوبکر غازی پوری